("انتقاد" کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے)

انتقاد

مؤلف: مولانا امین احسن اصلاحی۔

پردہ اور قرآن مجید: سائز $\frac{20\times30}{8}$، صفحات ۲۲۔ قیمت: ۶۰ پیسے۔

شائع کردہ: دارالاشاعت الاسلامیہ، کوثر روڈ، اسلام پورہ، لاہور ۱۲۔

اسلام معاشرہ کے افراد کو خیر اور مفاد عامہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے اور اس میں مرد و زن میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ خیر اور مفاد عامہ وسیع مفہوم رکھتے ہیں۔ آج ہمارے معاشرہ میں تعلیم، صحت، صنعت، دفتری اور انتظامی ذمہ داریاں، پولیس اور فوج اور اسی قسم کی دوسری ملکی و قومی ضرورتیں سب مفاد عامہ اور خیر ہیں جو نئے تقاضے رکھتی ہیں اور ہم ان میں سے کسی ضرورت کو بھی غیر اہم سمجھ کر عورتوں کو اس سے الگ نہیں کر سکتے، عورت نے ہر زمانہ میں مرد کا ساتھ دیا اور اس کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اگر پہلے وہ کھیتوں میں جا کر اپنے مردوں کی مدد کرتی تھی تو آج وہ کارخانوں اور دفاتر میں مختلف خدمات انجام دے کر اس کی مدد کر رہی ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام مردوں کا ساتھ دینے کے سلسلہ میں عورتوں پر کیا ذمہ داریاں اور قیود عائد کرتا ہے؟

بلاشبہ ہمارے معاشرتی مسائل میں یہ نہایت نازک و سنجیدہ اور پیچیدہ ترین مسئلہ ہے اور بقول علامہ اقبالؒ: ؎

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں

یہ تو ہے حکیموں کا اس مسئلہ کو حل کرنے کا نتیجہ، لیکن اسلامی تعلیمات اس بارے میں جو حل پیش کرتی ہیں وہ نہایت سادہ اور ہر زمانہ میں قابل عمل ہیں بشرطیکہ ہم اپنی قوت بیان و کلام سے

[redacted]

ے اپنے لئے مشکل نہ بنالیں، ولن یشاد ھذا الدین احد الا شادّہ ۔

" پردہ اور قرآن " لکھ کر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے مسئلہ زن کے ایک اہم پہلو کا کتاب اللہ کی روشنی میں جائزہ لیا ہے لیکن پھر اس طرح کہ جدید معاشرہ اور اس کی جدید ضرورتوں اور نت نئے تقاضوں کو نہیں چھیڑا۔ قرآن مجید کو اپنے معاشرہ اور جدید ماحول میں حاکم بنانے کی بجائے قرونِ وسطیٰ کے مسائل اور ضروریات کو سامنے رکھا گیا ہے۔

مولانا موصوف کا یہ لکھنا کہ " عام حالات میں عورت کے لئے گھر سے باہر نکلنا اسلام نے پسند نہیں کیا " (دیکھئے صفحہ ۱۲)۔ بہت سے سوالات پیدا کرتا ہے جنہیں موصوف یکسر نظر انداز کر گئے ہیں، کیا عام حالات میں عورت تعلیم وتعلم کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ کیا وہ اجتماعی کاموں میں حصہ لینے کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ کیا وہ نوکری کے لئے کارخانہ اور دفاتر میں جاسکتی ہے؟ کیا وہ عبادت کے لئے مساجد میں جاسکتی ہے؟ کیا وہ کار چلا کر اپنے شوہر اور بچوں کو دفتر اور اسکول پہنچا سکتی ہے؟ کیا وہ اپنے گھر کے لئے سامان لینے بازار جاسکتی ہے؟ کیا وہ تنہا حج کے لئے جاسکتی ہے؟ کیا وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں جاسکتی ہے، یہ اور اس قسم کے بیشتر سوال موصوف کے مندرجہ بالا جملہ پر اُٹھائے جاسکتے ہیں اور آج کے معاشرہ کو ان کا اسلامی جواب درکار ہے جو قرآن کی حدود میں رہ کر دیا جائے۔

موصوف کا " عام حالات " بھی شرح کا طالب ہے۔

اسی طرح یہ عبارت: " صرف کسی خاص ضرورت ہی کے لئے اس کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہے " (صفحہ ۱۲)۔ یہاں " صرف " کے بعد " خاص ضرورت " کا اضافہ بہت حد تک یہ بتا رہا ہے کہ عورت گھر سے نکلے ہی نہیں، " خاص ضرورت " خاص طور پر تشریح طلب ہے، کیونکہ بظاہر یہی معلوم ہو رہا ہے کہ عام ضرورتیں مثلاً پڑھنے پڑھانے کے لئے، سودا خریدنے کے لئے، رشتہ داروں سے ملنے کے لئے، سیر و تفریح کے لئے اس کا باہر نکلنا اسلام پسند نہیں کرتا، اب نہیں معلوم کہ روزی کمانے کے لئے گھر سے نکلنا خاص ضرورت ہے یا عام ضرورت؟؟

موصوف کا سورۃ النور کی آیت " قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون ۔ وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔

[redacted]

کو گھر کے اندر کے پردے سے خاص کر دینا ہمارے نزدیک درست نہیں۔

ہمارے خیال میں قرآن مجید نے پردہ کی حدود میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم پردہ کو بیان کر دیا ہے اور معاشرہ میں افراد اپنے حالات و مقتضیات کے مطابق اپنی اپنی حدود میں رہ کر پردہ کے وہ تقاضے پورے کریں گے جو اسلامی تعلیمات ان سے مطالبہ کرتی ہیں اور روح یہی رہے گی کہ معاشرہ میں جنسی بے راہ روی کا سد باب ہو جس کے لئے قرآنی ہدایات "غض بصر اور حفظ فرج" کو ضروری قرار دیتی ہیں، تاکہ معاشرہ میں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا وقار بڑھے، اور جذباتِ سافلہ کو بھڑکانے والے عوامل دبے رہیں۔

یدنین علیھن من جلا بیبھن، کا ترجمہ صفحہ ۱۲ پر اپنے چہروں پر اپنی بڑی چادر کا حصہ لٹکا لیا کریں" کیا گیا ہے جب کہ "چہروں پر" کا اضافہ قرآن پر اضافہ ہے اس کا مفہوم اپنے جسموں پر، جسموں کے بالائی حصوں پر، سروں پر، کاندھوں پر ہو سکتا ہے؟ - اردو میں بلا آمیزش اس کا سیدھا سادہ اور پورا پورا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں لٹکا لیا کریں، اور ہمارے خیال میں اس میں گھونگھٹ نکالنے یا نہ نکالنے کا کوئی پہلو نہیں نکلتا، یہ ہمارے ہندوستانی ماحول کی پیداوار ہے۔ اگر ایک عورت اپنے سر اور سینہ پر دوپٹہ ڈال کر کاندھوں پر بڑی چادر لٹکائے تو وہ قرآن مجید پر عمل کا حق ادا کر دیتی ہے۔

آئینۂ حجاز:

مصنف: راجہ محمد شریف۔ بی اے۔
صفحات ۴۰۷، علاوہ تصاویر۔

قیمت درجہ اول بیس روپے، درجہ دوم سولہ روپے، نیوز پرنٹ تیرہ روپے۔
شائع کردہ: زاہد اکیڈمی A - 7 کوہ نور شوگر ملز کالونی، جوہر آباد۔

کتاب سفرنامہ حج پر مشتمل ہے، قاری کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مصنف کے ساتھ حج کرتا چلا جا رہا ہے۔ حج سے متعلق بہت سی مفید معلومات جمع کر دی گئی ہیں جس سے یہ کتاب حج پر روانہ ہونے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ قابل مصنف نے ادبی چاشنی اور کہیں کہیں مزاح کی

[redacted]